

- (۱) جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔
- (۲) تمام درخواستیں بنام محمد افضل پر دیا جائے گی۔
- (۳) اشتہار کی اجرت کافیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
- (۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈیاٹکٹ آنا ضروری ہے + ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

طبع البدر علینا من نذیة الوداع  
وجب الشکر علینا ما دعا الله طبع

Digitized by Khilafat Library

قیمت سالانہ پیشگی

- (۱) ہندوستان میں
- (۲) ہندوستان سے باہر
- (۳) لوکل خریداروں سے
- (۴) اگر ایک پتہ پر تین پرچے منگوائے جائیں تو فی خریدار
- (۵) خط و کتابت میں اپنے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہیے

## منہل قادیان دارالامان ۲۲ مئی ۱۹۰۳ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۲۱ء بروز جمعہ جلد

ملفوظات و محال حضرت امام الزمان علیہ السلام

بقیہ ۶ مئی ۱۹۰۳ء

سوال - جب ایک شخص ایک بات تحصیل کی ہو تو دوبارہ اسی کے تحصیل کرنے سے کیا حاصل ہے؟  
جواب - ہم اس اصول کو لا سکتے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں ہے قرآن میں لکھا ہے قالوا لست برکم قالوا بلہ۔  
یعنی جب راجحون سے خدا نے سوال کیا کہ میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو وہ بولیں کہ ہاں! تو اب ال ہو سکتا ہے کہ راجحون کو علم تو تھا پھر انبیاء کو خدا نے کیوں بھیجا گیا تحصیل حاصل کرانی۔ یہ اصل میں غلط ہے ایک تحصیل بھی کی ہوتی ہے ایک گاڑی بھی ہوتی ہے دونوں میں فرق ہوتا ہے۔ وہ علم جو کہ بیوں سے ملتا ہے اس کی تین اقسام ہیں۔ علم الیقین عین الیقین۔ حق الیقین۔ اس کی مثال یہ ہے جیسے ایک شخص دور سے دھواں دیکھے تو اسے علم ہوگا کہ وہاں آگ ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جہاں آگ ہوتی ہے وہاں دھواں بھی ہوتا ہے اور ہر ایک دوسرے کے لئے لازم ملزوم میں یہ بھی ایک قسم کا علم ہے جسکا نام علم الیقین ہے۔ مگر اور نزدیک جاکر وہ اس آگ کو آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے تو اسے عین الیقین کہتے ہیں۔ پھر اگر اپنا ہاتھ اس آگ پر رکھے کہ اس کی حرارت وغیرہ کو بھی دیکھ لے تو اسے کوئی شبہ اس کے بارے میں نہیں رہے گا اور اس طرح سے جو علم حاصل ہوگا اس کا نام حق الیقین کا

اب کیا ہم اسے تحصیل حاصل کہہ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! دراصل سائل کا مطلب یہ تھا کہ جب حالت میں ہمارے پاس قرآن موجود ہے۔ تو اب ہمیں بیعت کی کیا ضرورت ہے وہی نماز روزہ ومان ادا کرنا ہے وہی بلا بیعت ادا کرنا ہے گویا تحصیل حاصل ہے مگر حضرت اقدس نے کھول کر بتلادیا کہ تحصیل کے مدارج ہیں چنانچہ اس فلسفہ کو سمجھ کر آخر سائل نے حضرت اقدس کی بیعت کر لی + (ایڈیٹر) قبل از عشاء

وحی | وحی کا قاعدہ ہے کہ اگر اجمال ہو تو ساتھ ہی اس کی تفصیل بھی ہوتی ہے۔ مثلاً اگر نماز بتلائی گئی تو کثمتین اس کی صورت بھی بتلا دی۔ جسکا دنیا شروع ہے وحی سوائے کشفی حالت کے ہوتی ہی نہیں ہے ورنہ پھر یا غفرلہ ہوگا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خائن تھے یا اپنی طرف سے بنا کر بتلادیا کرتے تھے بلکہ جس طرح خدا تعالیٰ ان کے دل میں ڈالتا تھا وہ دوسرے کے دل میں ڈال دیتے +

۷ مئی ۱۹۰۳ء

آج حضرت اقدس سیر کو تشریف نہیں لے گئے۔ پانچون نمازین آپ نے باجماعت ادا کیں + قبل از عشاء عورتوں کے حقوق | فرمایا کہ عورتوں کے حقوق کی جیسی

حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی مختصر الفاظ میں بیان فرمادیا ہے وہیں منہل الذی علیہن کہ جیسے مردوں پر عورتوں کے حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیجا ریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جہنم میں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں۔ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں چاہے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسو دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں اگر انہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ خدا سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ خیر کم خیر لاہلہ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا کرے

۸ مئی ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج کی چارون نمازین اور جمعہ حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیا۔ سیر باعث جمعہ ملتوی رہی + قبل از عشاء دو یہ ظاہری تک بندی تو مسلمان بھی کر لیتی تھیں قرآن شریف کی خصوصیت کیا ہے۔ یہ ایک کلمہ ہے جو کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اول الکفر کی قلم سے قرآن کریم کے شان میں لکھا ہے + اس پر حضرت قدر



نے فرمایا کہ اس سے بڑھ کر کیا ہے ادبی ہوگی کہ قرآن شریف کی آیات کو جو کہ ہر ایک پہلو اور ہر ایک رنگ کیا بلحاظ ظاہر اور کیا بلحاظ باطن کے معجزہ ہے نہ تک بند کیا جاتا ہے۔ جیسے قرآن شریف کا باطن معجزہ ہے ویسے اس کے ظاہر الفاظ اور ترتیب بھی معجزانہ ہے۔ اگر ہم اس کے معجزہ نہ مانیں تو پھر باطن کے معجزہ ہونے کی دلیل کیا ہوگی ایک انسان کا اگر ظاہر بھی گندہ ناپاک اور عیث ہوگا تو اس کی روحانی حالت کیسے اچھی ہو سکتی ہے۔ عوام الناس اور موٹی نظر والوں کے واسطے تو ظاہری غولی ہی معجزہ ہو سکتی ہے اور چونکہ قرآن ہر ایک قسم کے طبقہ کے لوگوں کے واسطے ہے اس لئے ہر ایک رنگ میں یہ معجزہ ہے مامور من اللہ تعالیٰ کا نتیجہ کھڑک پھوٹتا دیتا ہے +

۹ - مئی ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز میں حضرت اقدس تشریف نہیں لائے باقی نماز میں باجماعت ادا کیں۔ قبل از عشاء کوئی ذکر قابل نوٹ نہیں ہوا +

طاعون سے حفاظت عام لوگوں کا خیال ہے کہ وہ اسے بھاگتا نہ چاہتے یہ لوگ غلطی کرتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگر وہاں کا ابتدا ہو تو بھاگ جانا چاہیے اور اگر گھر سے ہو تو پھر نہیں بھاگنا چاہیے۔ جس جگہ وہاں بھی شروع نہیں ہوئی تب تک اس حصہ والے اس کے اثر سے محفوظ ہوتے ہیں اور ان کا اختیار ہوتا ہے کہ اس سے الگ ہو جائیں۔ اور توبہ اور استغفار سے کام لیں +

احمدی جماعت اور طاعون یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ نشان بھی ہوتے ہیں اور ان میں التباس بھی ہوتا ہے آنحضرتؐ صلعم سے معجزہ مانا گیا تو کہا کہ خدا قادر ہے۔ خواہ آسمان سے نشان دکھلاوے یا بعض کو بعض سے جنگ کر کے نشان دکھاوے۔ چنانچہ جنگوں میں صحابہ بھی قتل ہوئے بعض کمزور ایمان والوں نے اعتراض کیا کہ اگر یہ عذاب ہے تو ہم میں سے لوگ کیوں مرتے ہیں اس پر خدا نے فرمایا۔ ان میں سے کچھ فقد مس القوم قرح مشکہ و تلک الایام نداولہا بین الناس الخ

پس اگر ہماری جماعت میں سے کوئی بھی نہ مرے اور کل تو میں مرتی رہیں تو کل دنیا ایک ہی دفعہ راہ راست پر آجائے اور بحر اسلام کے اور کوئی مذہب دنیا پر نہ رہے حتیٰ کہ گورنمنٹوں کو بھی مسلمان ہونا پڑے۔ اور یہی سبب تھا کہ آنحضرتؐ صلعم کے صحابہ بھی فوت ہوئے تھے ان سبب متنبی باجماعت ہمارے طرف زیادہ رہے گا۔ براہین احمدیہ

میں بھی لکھا ہے ان الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم۔ اب خدا جلنے کو کون ظلم سے خالی ہے۔ کسل اور غفلت بھی ظلم ہے۔ مگر تاہم دعا کرنا ضروری ہے۔ اس جماعت کا قطعاً محفوظ رہنا یہ الفاظ ہمیں ہم نے نہیں لکھے اور نہ یہ سنت اسمہم اگر ایسا ہو تو پھر تو اگر وہ فی الدین ہو جاتا ہے جب سے انبیاء پیدا ہوئے ہیں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ احمقوں کو ان بھیدوں کی خبر نہیں۔ خدا کا وعدہ نسبتاً حفاظت کا ہے نہ کہ کلیتہً پھر یہ بھی دیکھ لینا چاہئے کہ اگر ہماری جماعت کا ایک مرتبہ تو اس کے بدلے تین سو آجالتے ہیں۔ انجام ہمیشہ متیقہ کے واسطے ہی ہوتا ہے اگر خدا تعالیٰ ایسا کھلا کھلا فرق کر دے تو میں نہیں جانتا کہ مذہبی اختلاف ایک ذرہ بھر بھی رہ جائے حالانکہ اس اختلاف کا قیامت تک ہونا ضروری ہے + بعض لوگ ہماری جماعت میں سے بھی غلطی سے

کہہ دیتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی نہ مرے گا یہ انکو مغالطہ لگا ہے ایسا ہرگز ہو نہیں سکتا اگرچہ ایک حد تک خدا نے وعدے کئے ہوئے ہیں مگر ان کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جماعت سے مطلقاً کوئی بھی نشانہ طاعون نہ ہو۔ یہ بات ہماری جماعت کو خوب یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہرگز نہیں ہے کہ تم میں سے کوئی بھی نہ مرے گا + مان خدا تعالیٰ فرماتا ہے واما ینفع الناس فیکث فی الارض پس جو شخص اپنے وجود کو تافع الناس بنا دینگے ان کی عین خدا زیادہ کرے گا۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت بہت کر دے اور حقوق العباد کی بجا آوری پورے طور پر بجالانی چاہئے اعظم اھل ہوا کہ نوح کی کشتی میں چڑھنے والے سب سب طاعون سے محفوظ رہے تھے تو کیا وجہ ہے جو لوگ یہاں بیعت میں ہیں وہ محفوظ نہ رہیں +

جواب۔ فرمایا کہ ہمارا سلسلہ آنحضرتؐ صلعم کے سلسلہ کے قدم پر قدم ہے۔ نوح کے وقت ایمان کا دروازہ بند ہو چکا تھا اور اس وقت کوئی التباس ایمان کا نہ تھا۔ مگر اب ہے۔ نوح کے وقت یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ اب قوم تو ضرور ہلاک ہونے والی ہے خواہ ایمان لاوے خواہ نہ لاوے مگر آنحضرتؐ کے وقت مہلت دی گئی کہ جو توبہ کرے گا۔ وہ بچ جائے گا۔ چنانچہ آنحضرتؐ صلعم نے عین قتل کے وقت فرمایا کہ اگر کوئی ایمان لاوے تو لوہار روک لیجاوے۔ مگر نوح کی قوم کے واسطے تھا کہ صرف گشتی والے بچائے جائیں گے باقی سب تباہ اور ہلاک ہونگے وہ صورت خاص اور الگ تھی اور اعتراض تو خود نوح پر بھی تھا کہ اس نے کہا تھا کہ میرے اہل بچے رہیں گے مگر پھر بھی مخالفوں کو یہ کہنے کی گنجائش رہی کہ نوح اپنے بیٹے کو نہ بچا سکا۔ معلوم ہوتا ہے کہ نوح کو بھی شبہ پیدا ہوا تھا تب ہی تو ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نذر ہوا۔ پھر دیکھو باوجود نبی ہونے کے ان کو

دھوکا لگا اور یہ معاملہ اس طرح سے ہوا کہ مخالف تو درکنار خود نوح کو بھی شکوک پیدا ہو گئے۔ خدا تعالیٰ اپنے رعب اور خوف کو دور نہیں کرنا چاہتا۔ اگر آج وہ کھلا وعدہ دیدے کہ جماعت میں سے کوئی نہ مرے گا تو پھر اس کا خوف دلون میں نہ رہے جہاں خاص گھر کا اس نے وعدہ کیا ہے کہ انی احاط کل من فی الدار وہاں بھی ایک فقرہ ساتھ رکھ دیا ہے کہ اللذین علوا باستکبار۔

مولوی محمد حسین صاحب فرمایا کہ دیکھو بچہ جب پیٹ میں بٹالوی کا جوع کب ہوگا ہوتا ہے تو اگرچہ زندہ ہوتا ہے مگر تاہم خوشی پر ہنس نہیں سکتا اور تکلیف پر رو نہیں سکتا۔ بلاؤ تو بولتا نہیں ہے مگر جب باہر آتا ہے تو اس کو حواس مل جاتے ہیں۔ ہنستا بھی ہے روتا بھی ہے۔ بلانے سے بولتا بھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اول زندگی جو کہ پیٹ میں تھی وہ اسنی اور سستی زندگی تھی حواس اس میں نہ تھے۔ جب خدا ایک بات ڈالتا ہے تو حواس آجاتے ہیں۔ یہی حال مولوی محمد حسین صاحب کے ہے جب خدا کی طرف سے کوئی بات دل میں ڈالی جاوے گی تو اسی وقت تبدیلی ہو جاوے گی +

جو بلائے جاتے ہیں وہ آتے ہیں اور جو بلائے نہیں جاتے وہ کفر میں ترقی کرتے ہیں اگر قرآن شریف نہ آتا تو اب جہل اعلیٰ درجہ کے لوگوں میں شمار ہوتا۔ اسی طرح صد ما آدمیوں کو ہم صلحا سمجھتے ہیں مگر جب ان کے سامنے حق پیش کیا گیا اور انہوں نے انکار کیا تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک ان میں صلاحیت نہ تھی کسی کے باطن کا کسی کی علم سے مگر حق پیش کرنے پر حقیقت کھل جاتی ہے۔ کہ خدا کی آواز سننے والے کون ہیں اور اس سے انکار کرنے والے کون

## غیر معمولی مجلس

کل سے اکسٹرا سسٹنٹ کمشنر صاحب گورداسپور سے دورہ پر اور تحصیلدار صاحب بٹالہ سے بینار کی تعمیر کے ملاحظہ کے واسطے تشریف لائے ہوئے تھے حضرت اقدس جب سیر سے واپس تشریف لائے تو کوئی آدھ گھنٹہ کے بعد ہر دو عہدہ دار صاحبان نے حضرت اقدس سے ملاقات کی طاعون پر ذکر اذکار ہوتے رہے اور بینار کے شعلوں بھی تحصیلدار صاحب نے چند امور استفسار کے ساتھ پوچھے پھر حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا اس پر کچھ ٹیٹی طوطی پر روج کر دیتی ہیں + ڈاکٹر



امور میں ہم سے دل شکنی ظاہر کرتے اور اس امر میں ہمارے امداد کرتے اگر یہ لوگ اپنا معبد بلند کرنا چاہیں تو کیا ہم اسے روک سکتے ہیں +

یہ خیال کہ مسجد بیان ہوا اور مینار کہیں باہر ہو۔ ایک قسم کی ہنسی ہے اور اس وقت قبولیت کے قابل ہے کہ اول مسجد باہر نکال دیا جائے پھر مینار بھی باہر ہو جاوے گا اور یہ قبر ہمارے مرزا صاحب کی ہے انہوں نے نزول سے زمین خرید کر اس مسجد کو تعمیر کرایا تھا اور اپنی موت سے ۲۲ دن پہلے اپنی اس قبر کا نشان بتلایا کہ اس جگہ ہو +

مجھے ان لوگوں پر بار بار افسوس آتا ہے کہ ہمارے دل میں تو ان کی ہمدردی ہے۔ بیماریوں میں ہم ان کا علاج کرتے ہیں۔ ہر ایک ان کی مصیبت میں شریک ہوتے ہیں۔ انہی سے پوچھا جاوے کہ کبھی ان کے مذہبی معاملات میں بیٹے ان سے نفیض کی ہے۔ دنیاوی معاملات تو الگ ہوتے ہیں لیکن مذہبی معاملات میں شرافت کا برتاؤ ہوا کرتا ہے ان کو لازم تھا کہ ایسی باتیں نہ کرتے۔ جو آپس کی شکر رنجی کا موجب ہو تیں۔ اس مینار کی بنیاد پر گیارہ سو روپیہ خرچ آیا ہے اور تین برس سے اسکا اجماعی کام شروع ہے چنانچہ الحکم میں اسکا اعلان موجود ہے اگر ہمارا چار ہزار روپیہ کا نقصان ہوا اور پھر ان کو یہ روپیہ ملجاوے تو بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ خیر ہستیوں کو فائدہ پہونچا۔ لیکن ابھی تو مینار خیالی پلاوے ہے جو نہ روپیہ آوے گا نہ تیار ہو گا۔ جب وہ مکمل ہو جاوے۔ اور پھر کوئی اعتراض کی بات ہو تو اعتراض ہو سکتا ہے + میں ایسا فعل کیوں کرنے لگا جس سے اور دیکھو بھی نقصان ہوا اور مجھے بھی۔ ہماری پردہ داری سے اعلیٰ ہے۔ اگر کوئی مینار پر چڑھے گا تو جیسے اور دن کے گھر میں نظر پڑ سکتی ہے ویسی ہی ہمارے گھر میں بھی پڑتی ہے تو کیا ہم گوارا کرینگے کہ یہ بات ہو۔ بہر حال جب یہ بن جاوے گا تو لوگ سمجھ لیں گے کہ ان کو اس سے کس قدر فائدہ ہے +

۱۰ مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں +

خدا کی قدرت ہے کہ ایک طرف نفیض حسد والے پرلے درجہ کے ہیں اور ایک طرف وہ ہیں کہ جو تھوڑی سی تحریک پر راہ راست پر آ جاتے ہیں +

مگر اصل بات کا علم تو خدا تعالیٰ ہی کو ہے + اکثر جگہ جو ہے کثرت سے مرتے ہیں تو وہ ان طاعون کا اندیشہ ہوتا ہے مگر خدا کے فضل سے ہمارے گھر میں دو بلیاں ہیں اور وہ کوئی چوہا نہیں چھوڑتیں شاید یہ بھی خدا کی طرف سے ایک علاج ہو۔ سوال ہوا کہ پھر اس کا علاج کیا ہے۔

فرمایا۔ ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ بجز تقویٰ طہارت اور رجوع الی اللہ کے اور کوئی چارہ نہیں گو لوگ اسے دیوانہ پن سمجھتے ہیں مگر بات یہ ہے کہ یہ دنیا و دنیو نہیں ہے ایک خالق اور مدبر کے تحت یہ چل رہی ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ زمین پر پاپ اور گناہ بہت ہو گیا ہے تو وہ تنبیہ نازل کرتا ہے اور جب رجوع الی اللہ ہو تو پھر اسے اٹھا لیتا ہے۔ لیکن دیکھا جاتا ہے کہ لوگ بہت بلیاں ہیں اور ان کو ابھی تک کچھ پروا نہیں ہے + سوال ہوا کہ مینار کیوں بنوایا جاتا ہے +

فرمایا کہ اس مینار کی تعمیر میں ایک یہ بھی برکت ہے کہ اس پر چڑھ کر خدا کا نام لیا جاوے گا اور جہان خدا کا نام لیا جاتا ہے وہاں برکت ہوتی ہے۔ چنانچہ حج مکہ کی اس کے لئے سکھوں نے بھی اذانیں دلائی ہیں اور مسلمانوں کو اپنے گھروں میں بلا کر قرآن پڑھوایا ہے۔ پھر اسکے اوپر ایک لائین بھی نصب کی جاوے گی جس کی روشنی دور دور تک نظر آوے گی سنائیے کہ روشنی تو بھی طاعونی مواد کا دافعہ ہوتا ہے۔ اور ایک گھنٹہ بھی اس پر لگا یا جاوے گا۔ اس کی بلندی کی نسبت ہم کہہ نہیں سکتے ابھی سرمایہ نہیں ہے۔ سرمایہ پر دیکھا جاوے گا کہ کس قدر بلند ہو گا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ لوگ اس پر چڑھ کر پاپاں بکھاویں گے۔ کیونکہ ایک تودہ محرومی شکل کا ہو گا اور گھنٹہ کی وجہ سے اسے بند رکھا جاوے گا کہ لوگ چڑھ کر اسے خراب نہ کر دیں +

مجھے خیریت ہے کہ یہاں کے ہندوؤں کیساتھ ہم آج تک برادرانہ برتاؤ رکھا ہے اور یہ لوگ ہمارے مینار کی تعمیر پر اس قدر جوش و خروش ظاہر کر رہے ہیں۔ اس مسجد کو ہمارے مرزا صاحب (والد صاحب) نے سات سو روپیہ کو خریدا تھا اور اس مینار کی تعمیر میں صرف مسجد ہی کے لئے مفید بات نہیں ہے بلکہ عوام کو بھی فائدہ ہے۔ یہ خیال کہ اس سے بے پردگی ہوگی یہ بھی غلط ہے۔ اب ہمارے سامنے وہی شکل و اس صاحب کا گھر ہے اور اس قدر اونچا ہے کہ آدمی اوپر چڑھے تو ہمارے گھر میں اس کی نظر برابر پڑتی ہے۔ تو کیا اب ہم کہیں کہ اسے گرا دیا جاوے بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ اپنا پردہ خود کر لیں ان لوگوں کو چاہئے تھا کہ ہم

طاعون کے تجربے کے سوال پر فرمایا کہ اس کے تجربے کا موقع ابھی بہت ہے۔ حکمانے لکھا ہے کہ اس کا دورہ ستر ستر برس تک ہوا کرتا ہے بڑے بڑے حکمانے پچاس ساٹھ برس تک اس کے دورہ کا مشاہدہ لکھا ہے لیکن خدا جانے کہ بعد میں اس کے کیا تجارب ہوں۔ یہ کہنا کہ تجربہ ہوا ہے کھلی ہونے اس کے کیڑے زیادہ ہوتے ہیں ٹھیک نظر نہیں آتا۔ کیونکہ علاقہ بمبئی میں اس نے سب سے پہلے زیادہ حصہ بمبئی کا ہی پسند کیا تھا شاید یہ بات بعد میں بدل جائے۔ ہم اس رائے کو اس وقت قبول کرتے ہیں جب طاعون کی رفتار بھی اسے قبول کرے جیسے حکام کے دورہ ہوتے ہیں اسی طرح اسکو بھی دورہ ہوتے ہیں۔ کسی جگہ پر عود کرتی ہے اور کسی جگہ نہیں۔ لیکن اس پر بھی زور نہیں دیا جاسکتا۔ شاید ایک ہی جگہ بار بار آ جاوے۔ پہلا تجربہ یہ ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ یہ اپنی عمر پوری کر کے خود بخود ہی چھوڑ جاتی ہے + سوال ہوا کہ طاعون کا اصل باعث کیا ہے۔ فرمایا کہ میں اس مجلس میں اس کا ذکر اس لئے پسند نہیں کرتا کہ مذہبی رنگ کے مسائل کو لوگ کم سمجھتے ہیں حقیقت میں جو لوگ خدا پر ایمان لائے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ اس کی نافرمانی کا نتیجہ ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان اپنی عقل پر بہت بھروسہ کرتا ہے تو ہر شے کا انکار کر دیتا ہے حتیٰ کہ خدا سے بھی منکر ہو جاتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ کل کے جنٹلمین دینی بات کرنے والے کو بیوقوف کہہ دیتے ہیں لیکن یقین ہے کہ اب زمانہ خود بخود سودب ہو جاوے گا نرے ارضی اسباب ہی اس طاعون کے موجب نہیں ہیں آخر اس کے کیڑے کسی پیدا کرنے والے کی وجہ سے ہی پیدا ہوئے ہیں اور وہ زمانہ قریب ہے کہ لوگوں کو اسکی ہستی کا پتہ لگ جاوے گا۔ ابھی تک لوگوں کو عورت کامل نہیں ہوئی ہے۔ طاعون کی گزشتہ چال سے پتہ لگتا ہے کہ اول عوام پر پھر خواص پر پھر ملوک پر چلے کرتی ہے۔ اور اس کے اصل اسباب کا معما تو خدا خود ہی کھینچا میں نے اس کی خبر آج سے ۲۲ سال پیشہ دی ہے۔ پھر سات سال کے بعد دی پھر اس وقت دی جبکہ ایک دو ضلعوں میں یہ تھی۔ قرآن میں انجیل میں و انیال نبی کی کتاب میں اس کا ذکر ہے غرضیکہ قبل از وقت ہم اسکی نسبت کھل کر بات نہیں کرتے کیونکہ اسپر ہنسی کی جاوے گی جب خدا تعالیٰ اسکا پورا دورہ خود ختم کر لے گا تو اس وقت آپ ہی لوگوں کو پتہ لگ جائے گا +

اطبانے لکھا ہے کہ جب موسم چارٹے یا گرمی کی طرف حرکت کرتا ہے تو اس وقت یہ زیادہ ہوتی ہے مگر ابھی تو موسم اتنی شدت گرمی کا نہیں ہے لیکن اگر مئی کے گزرنے پر یہی حال رہا تو شاید یہ قاعدہ بھی ٹوٹ جاوے



شفاعت کے باعث گناہ انسان سے دور ہو جائیں گے۔ (یعنی  
گناہ کا نتیجہ جو آخرت میں عذاب ہے وہ نہ ہوگا۔) چنانچہ اسلم  
ان کو گناہوں کے ارتکاب میں ترقی کا بہت موقع ملا ہے۔

ہماری جماعت کو اسپر توجہ کرنی چاہیے کہ ذرہ سا  
گناہ بھی بُرا ہے جو گردن پر سوار ہو جاوے وہ انسان کو  
دیوانہ بنا دیتا ہے اور رفتہ رفتہ انسان اِدْنِ سے اعلیٰ دینے  
سفر سے کبیرہ کی سی طرف چلا جاتا ہے۔ رحمتِ اَدْنِ کی طرف  
منحرف رنگ میں انسان کے اندر ہوتے ہیں اور جب تک وہ  
اپنے آپ کو عاجز اور چھوٹا نہ سمجھے تب تک کب کب مَخَاتِ مَاسِکِ

ہے۔ کبیر نے کیا سچ کہا ہے  
بھلا ہوا ہم بیچ بھٹے سر کا کیا سلام  
جے ہوتے گمراہ چ کے ملتا کہاں بھگوان  
یعنی شکر ہے کہ خدا نے ہمیں چھوٹن مین بتایا ورنہ بڑے آدمیوں  
کے گندے افعال میرے اندر ہوتے اور خدا نہ ملتا۔ جب

لوگ اپنی اپنی ذات پر فخر کرتے تو کبیر اپنی قوم چار پر نظر کر کے  
شکر کرتا۔ ایک نہایت کمزور بڑھیا کے ساتھ جب تک وہ  
اخلاق نہ برتے جو اسے درجہ کے آدمی کے ساتھ برتے حالتے  
ہیں تب تک یہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا  
اور قوتیں تو انسان کی کبھی کبھی غلبہ کرتی ہیں مگر عونت  
اور نخوت ہر وقت اسپر سوار ہے +  
جس قدر نیک اخلاق ہیں تنہا ہی سس کی بیشی ہے

وہ بد اخلاقی میں داخل ہو جاتے ہیں۔ خدے جو دروازہ کھولا ہے وہ ایک ہی ہے کہ دعا تبدیل۔ گریہ زاری کرے اسی سے اس کا دامن پاک ہو سکتا ہے اور یہی علاج ہے

کہ عظمتِ آہی کا اس پر اس قدر غلبہ ہو کہ اس کی حیا حرکتوں اور کاموں اور قوتوں کو جلا دیوے جس حالت میں کہ انسان دنیاوی مہلک چیزوں سے ڈرتا ہے تو گناہ سے کیوں نہیں ڈرتا۔ شاید اس کا یہ خیال ہے کہ اگر گناہ کروں

تو کوئی حساب و کتاب لینے والا نہیں کیا اس کو یہ خبر نہیں  
 کہ خدا ہے جو اسے تباہ کر سکتا ہے۔ ایک رگ دھرت کی  
 لوگوں کے اندر ہے جیسی وہ گناہ کرتے ہیں۔ کسی بدی کا سوتہ

ملجا دے تو اسے سیر ہو کر پورا کرتے ہیں اسی لئے حدیث میں آیا ہے کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا در حالیکہ وہ مومن ہو اور کوئی زانی زنا نہیں کرتا در حالیکہ وہ مومن ہو۔ ان باتوں سے نجات اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب

یہ معرفت پیدا ہو کہ خدا کا عذاب ایک چمکتی بجلی کی طرح گر سکتا ہے۔ اور اس کے سوا اور کوئی طریق نہیں ہے کہ عذمت آتی دل پر اس قدر غالب آجائے کہ وہ سب افعال بد اس کے

اندزهی اندر سگد از هو جاوین +  
(باقی آینه)

اندزهی اندر گداز هو جاوین +



# درس قرآن شریف

جزوہ رکوع ۸

Digitized by Khilafat Library

الم ترالی الذین قیل لهم کفوا یدیکم و اقیموا الصلوۃ  
و اتوا الزکوۃ فلما کتب علیکم القتال اذا فریق منهم خیشون  
الناس کنشیۃ اللہ و اشد خشیۃ و قالوا ربنا لم کتب  
علینا القتال لولا اخرتنا الی اجل قریب قل متاع الدنیا  
قلیل و الآخرة خیر لمن اتقے و لا تظلمون فقیلا۔

کیا نہیں دیکھا تو نے ان لوگوں کو جنکو کہا گیا اپنے ہاتھ  
روک رکھو۔ نماز کو پڑھتے اور زکوۃ کو دیتے رہو پس جب  
ان کو لڑنے کا حکم دیا گیا اس وقت ایک فریق ان میں سے  
اللہ کے ڈر کی طرح لوگوں سے ڈرتا ہے یا اس سے بھی زیادہ  
ڈرتا ہے اور وہ بول پڑھ کر کہتے ہیں تو نے کیوں لڑائی ہمارے  
خدا کا دی۔ تھوڑی مدت تک ہمیں کیوں اور ڈھیل نہ  
دی۔ تو ان کو کہہ دے کہ دنیا کا فائدہ تو تھوڑا ہے اور جو حق  
کرتا ہے انجام اس کے لئے بہتر ہے اور کوئی ایک فائدہ کے  
برابر بھی بے انصافی نہیں کیا جاوے گا۔

بعض لوگ بڑے بڑے دعوے کیا کرتے ہیں کہ  
ہم یون کرینگے ورن کرینگے۔ اور اپنی جوانمردی اور بہادری  
کی دینگ مارا کرتے ہیں لیکن یاد رکھو کہ ایسے متکبر بھی اپنے  
دعوں کو پورا اور ثابت کر کے نہیں دکھایا کرتے۔ اور نہ  
دکھلا سکتے ہیں۔ بدی کو چھوڑنا اور نیکی کو کرنا یہ صرف  
انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوا کرتا۔ بقیہ اللہ تعالیٰ کی  
مدد کے نہ انسان برائیوں اور فضولیوں کو چھوڑ سکتا ہے  
اور نہ کوئی بہادری کا کام کر سکتا ہے برون حکم الہی۔ دعوے  
کرنے والے اکثر ناکام رہتے ہیں۔ میں نے ایک جنگی افسر  
سے پوچھا کہ آپ کے لشکر میں بہادر اور جردل کی کیا نشانی  
ہوا کرتی ہے اس نے کہا کہ میرا تجربہ ہے کہ جو سپاہی اکثر  
موچھوں پر تپتاؤ دیتے رہتے ہیں وہ عموماً میدان جنگ میں  
بزدلی ظاہر کرتے ہیں اور جو سیدھے سادے ہیں وہ  
لڑائی کے وقت شیر کی طرح حملہ کرتے ہیں۔ غرض خوب  
سمجھ رہا ہوں کہ جو لوگ بلاوجہ تکبر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو  
عمل کی توفیق نہیں دیا کرتا۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اسی  
بات کا بیان کیا ہے کہ بعض لوگ اس قدر جلد باز تھے  
کہ ان کو کفوا یدیکم کہنا پڑا۔ لیکن جب ان لڑنے کا حکم  
دیا گیا تو کہنے لگے لولا اخرتنا الی اجل قریب۔

اس قسم کی لاف زنی وغیرہ کی غلطیاں انسان میں  
جو ہوتی ہیں ان کا علاج اور تیز بہ ایک مرض کا علاج

کثرت سے استغفار اور لاجل پڑھنا ہے۔ خدا تعالیٰ سے  
دعا مانگنی چاہیے کہ وہ سابقہ گناہوں کے بد نتائج سے محفوظ  
رکھے اور آئندہ بدی کے ارتکاب سے حفاظت بخشنے۔

استغفار اور لاجل کا مطلب یہ ہے کہ اسے اللہ تیری قوت  
کے بغیر میں کوئی بدی نہیں چھوڑ سکتا اور نہ تیری قوت  
کے بغیر کوئی نیکی کا کام کر سکتا ہوں تب خدا نیکی کرنے کی  
توفیق بخشنے گا۔ انسان پر مشکلات آتے ہیں لیکن اللہ کے  
سوا کوئی مددگار نہیں ہے۔

میں خود بھی قرآن پڑھتا ہوں اور تم کو بھی سنانا  
ہوں۔ تم جانتے ہو کہ قرآن میں دو طرح کی راہیں بیان  
کی ہیں۔ ایک طرف انبیاء اور متقین کا ذکر ہے اور ایک  
طرف فاسقوں اور فاجروں کا بیان ہے۔ کہیں گندے  
آدمیوں کے برے انجام بتلائے ہیں کہیں بھلوں کے  
نیک انجام دکھلائے ہیں۔ پس مومن کا کام ہے کہ ان  
تمام راہوں سے واقفیت حاصل کرے۔ کسی کو یہ خیال  
نہ گزرے کہ بعض وقت درس میں ایسی باتیں بیان ہوتی  
ہیں جن کی لڑکوں کو فہم نہیں ہوتی اور جب بیان ہوتی  
ہیں تو وہ ان سے آگاہ ہو جاتے ہیں تو اس بدی کا ارتکاب  
کرتے ہیں۔ ایسا خیال کرنا بے وقوفی ہے۔ میرے پاس  
ہزاروں خط اس مضمون کے بھرے ہوئے آتے ہیں۔ کہ  
تاواقفی کیوجہ سے ہم ہلاک ہو گئے۔ نادانقی بہت بری  
بلا ہے۔ جو لڑکا ہم سے سنے کہ زنا بھی کچھ شے ہے اور  
پھر اس سننے پر زنا کاری شروع کر دے اسکو تو پھر  
خدا اور رسول کی کلام بھی فائدہ نہیں ہو سکتا صرف  
یہ کہتے رہنا کہ نیکی کرو نیکی کرو اور بدی کو چھوڑ دو یہ کوئی  
وعظ نہیں ہے۔ اور نہ اس سے سننے والی کو فائدہ ہوتا ہے  
فائدہ تو جب ہی ہوگا جب نیکی اور بدی کا علم ہوگا اور کسی  
بدی کے ارتکاب سے وہ اس وقت بچ سکے گا جب وہ جانتا  
ہوگا کہ یہ بدی ہے۔ پھر اس قسم کے وعظ تو آدمی گرجوں  
اور ٹھاکر دواروں میں بھی بھیج کر سکتا ہے۔ جس سے  
بھلے اور برے دونوں قسم کے آدمی خوش ہو جایا کرتے  
ہیں اور کوئی مخالفت نہیں ہوتی مخالفت اسی وقت  
شروع ہوتی ہے جب کھول کھول کر بیان کیا جاوے اگر انبیاء  
علیہم السلام ان باتوں کو مفصل کہہ کر بیان نہ کرتے تو کوئی انکا  
مخالف بھی نہ ہوتا۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم کی مخالفت اسی واسطے ہوئی  
کہ انہوں نے مکہ والوں کے عیوب کو کھل کر بیان کر دیے اگر عیوب بیان  
نکرن تو پھر اور کیا بیان کر سکتے ہیں قوم لوطی برہمنی اور ان کی  
تباہی کی نسبت اگر کچھ بیان کرنا ہوتا تو کیا اس واقعہ کو پھر کچھ کہہ دیا  
کرین کہ انہوں نے کوئی بدی کی تھی اور ہلاک ہوئے۔

انجام ہمیشہ متقی کا ہی اچھا ہوا کرتا ہے۔ اور ہر ایک خیر کا وارث بھی  
متقی ہی ہوا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کسی کی حق تلفی نہیں کیا کرتا باقی آئندہ

## مراسلات

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم۔ آپ کے مجھے ہفتہ  
کا اخبار میری نظر سے گذرا اس میں صفحہ ۱۱ پر ایک طاعون  
کی نجات کی سرخی کے نیچے جو مضمون چھپا ہوا تھا۔ وہ میرے  
ہی خط کا مضمون تھا جو میں نے آدوراں سے لکھا تھا۔ آپ نے  
اس مضمون کے اخیر میں جو عبارت لکھی ہے کہ اس کے ساتھ  
دو مستورات اور بھی طاعون سے مبتلا تھیں اور ان میں سے  
ایک فوت ہو گئی ہے اور دوسری کی خبر نہیں۔ میں آپ کو  
اطلاع دیتا ہوں کہ وہ مہیضہ سے مرگی ہے اس کو طاعون  
نہ تھی۔ اور دوسری کو طاعون تھی وہ اندیش دن بے ہوش  
پڑی رہی۔ آخر اس کو ایک رات خواب آئی۔ کہ حضرت مسیح موعود  
علیہ السلام اس کی چارپائی پر آکر بیٹھے ہیں اور آپ کے  
سر کے بال دھوئے ہوئے ہیں اسی روز وہ اٹھ کر بیٹھ گئی  
اور دن بدن آرام ہونے لگا۔ کسی کو امید نہ تھی کہ وہ بحال رہے گی  
حضرت جی نے خواب میں معجزانہ طور سے گویا مردہ کو زندہ کر دیا  
جس روز حضرت جی خواب میں ملے اسی روز اس کو ہوش  
آگئی۔ مہربانی کر کے آپ اس کو اخبار میں درج کریں۔

محمد حسین احمدی از لاہور  
۹۔ مئی ۱۹۰۳ء

کثرت ازدواج خدا کے فضل سے اب وہ زمانہ بہت

قریب ہے کہ اسلامی معاشرہ کے اصول امریکہ اور یورپ  
میں رواج پاویں اور جب قدر اعتبار تکبر اور عناد سے اسلام  
پر کئے جاتے تھے اب وہ معترض خود اپنی کانتشا نہیں۔ یہ  
اسلام کی ایک بڑی فتح ہے۔ اور اس کے سچا اور منجانب اللہ  
نہ سب ہونے کی ایک سچی دلیل ہے۔ حال ہی میں پتہ  
لگا ہے کہ امریکہ اضلاع متحدہ میں یارمن عیسائیوں کا ایک  
فرقہ ہے جو ایک سے زیادہ عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا  
جائز بتاتا ہے۔ اس فرقہ کی تعداد اس قدر بڑھ رہی  
ہے کہ ممالک متحدہ امریکہ کے بڑے بڑے میران خائف  
ہو رہے ہیں۔

اسی طرح عیسائیوں کا ایک مذہبی فرقہ ملک کینیڈا  
میں پیدا ہوا ہے انکا خیال ہے کہ کوئی شخص ایمان نہیں  
رہ سکتا اگر وہ خدا کی اطاعت کے ساتھ ساتھ انسانی  
گورنمنٹ کی فرمانبرداری بھی اپنا فرض سمجھے وہ اس کے  
لئے بائبل کا حوالہ دیتے ہیں جہاں لکھا ہے کہ ایک  
انسان دو مالکوں کی تابع داری نہیں کر سکتا۔ ان کا  
خیال ہے کہ انسان تو ہم پروردگار ہی ملنے چاہیے

اس سوال پر کہ کیا وہ مسیح کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں یا نہیں  
جواب ملتا ہے کہ ساری دنیا کے انسان خدا کی اولاد ہیں

اسلام کی ایک اور کانتشا



اس فرقہ کا نام ڈھوکو پور ہے۔

## استفسار و جواب

خریدار ۳۵۱ - از سیالکوٹ۔

انہ علم الساعتۃ اس کے متعلق جواب البدر میں شائع ہو چکا ہے اور وہ جواب ہے جو کہ اکثر معترضین کو حکیم صاحب نے دیگر سکت کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ البدر جلد ۲ نمبر ۳ صفحہ ۳ پر درج ہے۔ اگر آپ کے پاس البدر کا یہ نمبر موجود نہ ہو تو کسی دوسرے خریدار البدر سے سیالکوٹ میں لیکر مطالعہ فرمائیوں۔ نیز اس جلد کے صفحہ ۲۰ اور حضرت اقدس کی کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۰ پر بھی اس کا ذکر ہے مطالعہ فرمائیوں +

خریدار ۲۴۹ - از لنگسگور۔

ماہواری رسالہ کی تجویز نے رجسٹر بیعت کو البدر سے بالکل علیحدہ کر دیا ہے اس لئے اب کسی دیگر انتظام پر کسی کی ضرورت نہیں رہی آپ کو شش فرما دین کہ ماہواری رسالہ کے خریدار پیدا ہوں۔

البدر کے اجراء سے اصل غرض یہ ہے کہ جو ہمارے بھائی یہ استطاعت نہیں رکھتے تھے کہ زیادہ قیمت پر کوئی اخبار خرید سکیں اور اس طرح سے وہ ان تمام استفادوں سے محروم رہتے تھے جو کہ اپنے مرشد کے کلمات طیبات کے سننے سے یا پڑھنے سے ایک مخلص مرید کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور آئندہ کی ذریت کے لئے ایک عجیب ہدایت نامہ کا حکم رکھتے ہیں وہ اس کم قیمت اخبار کو خرید کر اس بیش بہا نعمت سے فائدہ اٹھاویں اور البدر کم قیمت پر چھپنے کی وجہ سے کثرت سے اشاعت پا کر احمدی جماعت کی خدمت کر سکے۔ اور اس کم قیمت پر چھپنے کو خرید کر احمدی مشن کی دیگر دینی ضروریات میں مالی امداد کا زیادہ حصہ ایسے اصحاب حاصل کر سکیں اور اسی لئے حضرت اقدس کے ملفوظات کا زیادہ حصہ حتی الوسع البدر میں دیا جاتا ہے +

## موضع مدھ کی نسبت حضرت مسیح موعودؑ کی ایک پیش گوئی کا پورا ہونا

۱۵ - نومبر ۱۹۷۱ء کو کتاب اعجاز احمدی میں حضرت اقدس نے موضع مدھ کے متعلق اپنے عربی قصیدہ میں ایک پیشگوئی کی تھی جس میں صراحتاً بتلایا گیا تھا کہ غریب مدھ کی

زمین تباہ ہوگی۔ چنانچہ اس کتاب کے صفحہ ۵ پر اول شری

اری ارض مرقدا رید تبارا  
مین مدکی زمین کج دیکھتا ہوں کہ اس کی تباہی نزدیک  
و غادر ہم ربی کفصن تجذرو  
اور میرے رب نے ان کو کٹی اور نشی کی طرح کر دیا  
سوالحیدر لکھتے کہ وہ بات پوری ہو کر رہی۔ مدھ ایک ایسا مقام ہے کہ جس کی آبادی دو ڈھائی سو آدمی سے زیادہ نہیں ہے۔ اور اب ان میں سے ۱۰۰ اطاعون۔۔۔ سے ہلاک ہو چکے ہیں اور ابھی طاعون اپنا تھمہ وہاں سے اٹھایا نہیں ہے۔ یہ ہلاکت وہاں نہ آتی اگر حضرت مسیح موعودؑ کے اس بتلائے ہوئے علاج پر عمل درآمد کیا جاتا اور اپنی شرارتوں سے توبہ کی جاتی جو کہ آپ نے اسی قصیدہ کے صفحہ ۲۳ پر لکھا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

ولیس علاج الوقت الا اطاعتی  
علاج وقت میری اطاعت ہے  
اطیعون فالطاعون لیفنی وید حرو  
پس وہ یہی طاعون ہے کہ انکو ملک میں پہنچائی ہو تا انکی تکلیفیں اور اسی قصیدہ میں صفحہ ۲۵ پر مدھ کی نسبت دھلے رنگ میں ایک اور پیشگوئی ہے۔  
لقوم ہدی لا بارک اللہ مدھم  
اس شخص نے ایک قوم کی طرح کیلئے کہ اس کی خدا انکے مذکور کرتے  
جہول فاودی حق کذب فابشروا  
یہ شخص جہول ہے اس نے دروغ گوئی کا حق اور دروغ گوئی کا شرک  
کاش کہ سوچنے والے سوچیں اور دیکھنے والے دیکھیں  
کہ کیا یہ ایک نشان صداقت کا نہیں ہے۔ ابھی چند ماہ ہوئے کہ ہم نے اخبار دن میں پڑھا تھا کہ ایک شخص نے بنگال میں دربار دہلی وغیرہ کی تقریب پر چند ایک پیشگوئی کی تھیں مگر ایک بھی پوری نہ ہوئی اور ادھر یہ پیشگوئی ہے کہ جس کا قائل اسے اپنی صداقت کا معیار ٹھہراتا ہے اور اپنی زندگی میں اپنے کلام کے پورے ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔

## آریہ سماج لاہور پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظیم الشان فتح

کبھی نصرت نہیں ملتی درموسے گندو کو  
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے پاک بندو کو  
کچھ عرصہ سے لاہور کی آریہ سماج میں مسئلہ نیوگ اور

اور طلاق پر بحث چل رہی تھی اور آخر کار ان کا مقابلہ احمدی جماعت لاہور سے ٹھن گیا تھا چنانچہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء کو جو مباحثہ اس برگزیدہ جماعت اور لاہور کی آریہ سماج کے مابین ہوا ہے اس میں خدا قائل کے فضل و کرم سے احمدی جماعت کو بڑی بھاری کامیابی اور نصرت حاصل ہوئی ہے۔ اسلام کی طرف سے احمدی جماعت کے پر جوش غلغلہ نوجوان ہمارے بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سسٹن سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور تھے۔ آریہ سماج کو کامل یقین تھا کہ جیسے وہ ہمیشہ اصل مبحث کو چھوڑ کر سفلہ کلمہ جانیں پر آجالتے ہیں اور اس طرح سے خلاف واقعہ امور بیان کر کے عوام الناس کو دھوکا دے لیا کرتے ہیں اب بھی وہ اس طرح کامیابی حاصل کر لینگے۔ مگر خالق کی نصرت جہاں ہو وہاں مخلوق کی کیا پیش چل سکتی ہے۔ ہمارے احمدی ہیرو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے جو فیکٹس بیان کئے ان کا کوئی جواب آریہ سماج سے بن نہ آیا اور اس نصرت کی چمک اس قدر تھی کہ آخر کار فریق مخالف نے اس امر کا اعتراف کیا کہ ان کی کلام محض ربانی تائید سے تھی +  
ڈاکٹر صاحب نے کلام سے پیشتر جوابات بطور اصول موضوعہ کے پیش کی وہ بہت ہی قابل نوٹ ہے۔ اور جب کبھی کسی کو بحث کا موقع پیش آوے تو ضرور اسے پیش نظر رکھا جائے اور مناظرہ کی یہ ایک عجیب کلید ہے جسے ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں پیش کیا ہے وہ بات یہ ہے کہ ہر ایک اہل مذہب جو اعتراض دوسرے کے مذہب پر کرے اس کی بنا اس کے اپنے مذہب کی مسئلہ الہامی کتب اور نیز ان کتب پر ہونی چاہئے جن کو وہ فریق اپنے لیے پیش کرتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بتلادیا کہ ہم قرآن مجید کو مانتے ہیں اور پھر صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو اس شرط پر کہ وہ قرآن مجید کے مخالف کوئی بات پیش نہ کریں اور آریوں کی طرف سے ہم وید مانیں گے اور ان کا وہ ترجمہ جو پٹت دیانند صاحب نے اپنی کتاب ستیا رتھ پر کاش یا بھومکا میں کیا ہے اس شرط کو فریق مخالف نے بڑی خوشی سے قبول کیا اور اس کے بعد مسئلہ نیوگ کے بدنتان کردار بے غیبتی سے بھرے ہوئے مفاسد ستیا رتھ پر کاش کے حوالے سے پڑھ کر سنائے گئے اور طلاق کی فلاسفی بیان کی گئی تو آریہ سماج ڈر پائے ندامت میں غرق ہو گئے۔ آخر انکو اعتراف کرنا پڑا کہ اب آئندہ ہم اہل اسلام سے مسئلہ طلاق و نیوگ میں گفتگو نہ کریں گے +

اس جلسہ سے پیشتر بذریعہ ایک مبشر رویا کے اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کو کامیابی کی خبر دیدی تھی جو انہوں نے قبل از وقت احباب کو سنا دی تھی +



یہ جلسہ جس میں ایک فریق احمدی جماعت تھی بڑے حسن انتظام سے ہوا۔ اور آخر جلسہ میں سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اعتراف کیا کہ یہ جلسہ بڑے امن و امان اور بلا کسی قسم کے شور و شر کے سرانجام ہوا ہے +

اس جلسہ کے مفصل حالات ہم انشا اللہ اپنے رسالہ ماہوار میں دیویں گے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا رسالہ ہوگا جس میں احمدی جماعت کی ہر ایک مقام کی کارروائی نئی اور پورانی درج ہو کرے گی۔ اور آئندہ نسلوں کی واسطے محفوظ رہے گی۔

## البدن

ماہوار رسالہ :- جس کا اشتہار ہم نے البدن کے گذشتہ نمبر کے ساتھ شائع کیا ہے اس کی نسبت تجویز ہوئی ہے کہ ایک صد درخواست کے آجانے پر جلسہ جاری کر دیا جائے گا۔ اور سب اول نمبر میں تبرکات حضرت اقدس کے وہ تمام الہامات ایک رسالہ کی صورت میں یکجا کی طور پر مع ترجمہ کے درج ہونگے جو کہ آپ کی سب سے پہلی تصنیف کتاب براہین احمدیہ میں درج ہیں۔ الہام کے ساتھ اصل کتاب براہین کا صفحہ اور سطر کا حوالہ ہوگا تاکہ سند کامل ہو۔

ان مبارک الہاموں میں وہ تمام خبریں پوری ہو رہی ہیں۔ آج سے ۲۲ سال پیشتر کی درج ہیں اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے پر ایک قوی دلیل ہے۔ اس لئے ان کا یکجا کی طور پر ایک الگ کتاب کی صورت میں جمع کر دینا خالی از عنق نہ ہوگا۔ عربی عبارت پر اعراب بھی دے دیں گے تاکہ پڑھنے میں سہولت ہو۔ انگریزی الہامات کی عبارت انگریزی خط میں بھی لکھی جاوے گی۔ درخواست خریداری بہت جلد آنی چاہئیں +

بقایا داران البدن :- میں نے کسی گذشتہ نمبر میں اپنے احباب کو بتلایا تھا کہ کس قدر روپیہ خریداران کے نام بقایا ہے اور یہ بھی دکھلایا تھا کہ اس روپیہ کی وصولی پر آئندہ سال بھر اخبار کے چلنے کا مدار ہے۔ میں اپنے مہربان دوست سید شہناز صاحب اہل نوس پشاور کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے البدن کی ضروریات کو واقعی طور پر محسوس کیا اور جس قدر خریدارا انہوں نے البدن کو اپنی سچی سے ہم پہنچائے تھے قریباً ان میں سے سب روپیہ وصول کر کے بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیا ہے میں اس پر کرم ہوں کہ دیگر برادران احمدی بھی سید صاحب کی طرح

عقد ہمت باندھ کر اپنے ذمہ کی رقموں کو جلد تر ادا کر دیں گے مجھے اپنے احباب پر یہ بدظنی تو ہرگز نہیں ہو کہ وہ ادا نہ کرینگے۔ صرف یہ خیال ہو کہ اگر اب اس سخت ضرورت کے وقت روپیہ وصول ہو جاوے تو بہت وقت پر کام آسکتا ہے۔ وقت پر قطرہ بہت ہے اس پر خوش ہنگام کام چل گیا جب کھیت مینہ برسنا تو کچھ کس کام اس لئے بقایا داران ضرور اس امر کی فکر کریں کہ جلد تر اپنے ذمہ کی رقم ارسال کر دیں +

## طبی نوٹ

۱۔ آنکھ کے چھپوٹنے کیلئے اگر سفیدی زیادہ ہو تو قلت دم یعنی کمی خون جسم میں ہوگی + (۲) زبان اگر میلی زردی مائل ہو تو جگر کی بیماری اگر سفید ہو تو معدہ کی بیماری ہوگی۔ زبان کا جلدی اور خوب سخت لگنا یا سست اور چھپوٹ کر لگنا قوت بخون کا پتہ دیتا ہے۔ (۳) لبت کی تغیرات مفصل حالات سے خبر دیتے۔ مرجھائے ہوئے اور پیڑھے والے لب بولاسیوا کے ہوتے ہیں۔ مریض اگر لب پر زبان پھیرے تو سمجھو کہ کپڑوں کی بیماری ہے۔ (۴) بد ہضمی اور سردرد والے کے دانٹوں کو دیکھنا چاہئے اور ان کی خرابی سے اکثر سردرد ہو کر تا ہے + (۵) جو مریض ان اور جنوں سر کی بناوٹ سے تعلق رکھتے ہیں وہ عموماً علاج ہوتے ہیں +

(۶) سینہ کی ساخت ایسی ہونی چاہئے کہ پسلیاں اوپر کی جانب کھینچی ہوئی ہوں اور ان میں اور پستان میں فاصلہ ۳ یا ۴ انگلی کا ہو اگر اسکے برخلاف ہو تو سمجھو کہ ضعف قلب ہے +

سینہ میں (آلہ) کی مشق اول تندرستوں پر کرنی پھر بیماروں پر خود ہی فرق معلوم ہو جائے گا

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
نحمدہ و نصلی

## نظم

(از منشی گلاب الدین مدرس سنہ ۱۲۸۵ھ)  
چڑھا قادیان میں ہدایت کا چراغ ولایت کا سورج نبوت کا سورج  
گئی رات کالی ہوئی صبح صادق ہوا نصیب اخبار کے سبطان  
ہوا پیدا کیا میرزا قادیان میں چمک ادا تھا نور قادیان میں  
وہ احمد دہیے ہو روایت میں مکمل کمالات انسانیت میں  
پیام الہی ستایا ہو سب کو طرف اندہ کے بلایا ہے سب کو  
خازیر مارے صلیبوں کو توڑا دلہائی وہ جرات کہ نہ سب کا موڑا  
نفا فی البنی ہو کے یہ نور بیا اسے سمجھو اسلی نبوت کا صلیا

طفیل محمد ملی ہے یہ نعمت غلامی احمد کی ہے ساری برکت  
نبی سے ملی ہے یہ رشید ہدایت اسی گھر کی ہے یہ فصاحت بلاغت  
جسے دیکھ حیران ہو ساری دنیا تحیر میں ڈوبے زمانہ کے فصحاء و  
ہوادین اسلام کا بول بالا ہوا پست جس نے ذرا سر کھلا کر  
نہ ایسا کوئی پادری ہو نہ پستہ کہ ہو کر مقابل اٹھائے نہ خفت  
زمانہ کے شاہوں کو بھی کی ہو نہ سوا سح کے ہو سکتی ہو ایسی جرات  
ہے ایمان کا حامی مجدد دین کا بہت ذکر کرتا ہو حق الیقین کا  
ہے کام اسکا صبح و سارے دن کی محنت کراتی ہے سب کچھ خدا کی محبت  
وہ گھبرانے والا نہیں جھینونے ترش کچھ بھی ہوتا نہیں تلخیوں کو  
غم دین کا کھانا ہو کر اسکی اسی نعم سے ہو زرد پوشاک اسکی  
ہے اسلامی جو ہر دکھانیکو آیا نصائے کا فتنہ مٹانے کو آیا  
اسی واسطے نام جو ابن مریم کمالات روحی میں ان سے نہیں کم  
تم اسلام ہو کیا عداوت ہو کرتے کہ خالصان حق سے شرارت ہو کرتے  
مگر تبدل ہو رہے رسم جاری رہی اہل حق سے عداوت تمہاری  
کسی اہل باطن کو چھوڑا تو کہو کسی سے بھی گرو نہ موڑا تو کہو  
اگر تاتہ ہو پچاسے مار ڈالا وگرنہ پکڑ کر وطن سے کھلا کر  
نہ اس میں بھی حاصل ہوئی کالی معاف توئے کفر لکھا سنا بی  
ہوا اختلاف سائل تو فتوئے اگر پوچھ کچھ بن کے سائل تو فتوئے  
یہ فتوے بھی کافر بنائیں گے کل طلسمات ہے یہ کوئی یا عل ہے۔  
اگر فتوے دلوں کے قابو میں ہوتا مسلمان زمانہ میں کوئی نہ رہتا  
نہ تھی پہلے لوگوں میں یہ جلیان طبیعت تھی تکفیر ان کی ذرتی  
اسی دھن میں رہتے تھے جو کہ اسلام سارے زمانہ میں پھیلے  
کسی کو جو تھوڑا بھی گرویدہ پایا تو اس سے محبت کا رشتہ بڑا یا  
محبت سے الفت سرایت دلا کر بڑا تھے دین غیر ملکی نہیں جا کر  
اخوت کو سمجھتے تھے وہ شرط ایمان و خلیفہ تھا ان کا سدا عدل احسان  
سمجھتے تھے اور کوئی نہ سمجھتا نہیں بر گمان ہوتے تھے وہ کسی پر  
نمونہ تھے خلق محمد کا گویا محبت سے اپنی طرف سب کو کھینچا  
شرقی اسلام میں نظر تھی نہ ہوتی تھی آپس میں بے اتفاقی  
نہ وہ اختلاف مسائل سے لڑتے نہ عیب اس طرح دوسرے کو دیتے  
مشقت ہو کچھ بنایا سلف نے بگاڑا اسے حال کے خالص نے

## اشتہارات

احمدی تاجروں کو خصوصیت سے اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہ ان کے اشتہارات البدن میں درج ہوں۔ اور اس طرح سے چارہ صغیر بگھار کاغذ کے ٹیبلٹیں صبح کے طور سے پیا و ہو کہ البدن کے اصل صفحہ میں مکی حفاظت کا مزید باعث ہوں +



# خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونے والوں کی فہرست

نمبر	نام	مقام	ضلع	صاحب دین	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۱۱	مولوی رحمت اللہ صاحب ولد عبداللہ	سہارنپور	سہارنپور	عبداللہ ولد محمد اسماعیل	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۱۲	محمد صادق صاحب ولد امیر الدین	بجرات	بجرات	آسمہ ولد شرق	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۱۳	عبداللہ صاحب ولد امیر الدین	بجرات	بجرات	کالو ولد جیوان	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۱۴	مولوی حیات محمد صاحب	سیانہ گوند	سیانہ گوند	موسے ولد موٹرا	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۱۵	چوہدری عبدالودھایا صاحب	سلا	سلا	آسمہ ولد قادر	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۱۶	داؤد الدین	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	اسماعیل ولد محمدی	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۱۷	چہارور	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	گامو ولد پیر	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۱۸	سیادہ	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	والدہ موسے	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۱۹	کوٹرا ولد مالون	جنگ	جنگ	احمد ولد موٹرا	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۲۰	میران بخش ولد کرم بخش	جنگ	جنگ	برکت اللہ ولد ابراہیم	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۲۱	محمد حنیف صاحب	جنگ	جنگ	ابراہیم ولد کالو	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۲۲	غلام محمد صاحب	جنگ	جنگ	غنائت اللہ ولد ابراہیم	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۲۳	ابو غلام محمد صاحب	جنگ	جنگ	مسماۃ فاطمہ بنت کالو	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۲۴	شاہ الدین صاحب	جنگ	جنگ	عبداللہ ولد محمدی	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۲۵	خدا داد خان صاحب ولد دائم خان	جنگ	جنگ	رحمت اللہ ولد	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۲۶	ابراہیم صاحب ولد کرم بخش صاحب	جنگ	جنگ	محمدی ولد آسمہ	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۲۷	فتح شاہ صاحب ولد فتح شاہ صاحب	جنگ	جنگ	خیر	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۲۸	خدا بخش ولد حافظ فتح محمد صاحب	جنگ	جنگ	عمر الدین	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۲۹	علی بخش صاحب ولد محمد بخش صاحب	جنگ	جنگ	عبداللہ	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۳۰	بنی بخش صاحب ولد	جنگ	جنگ	اہلیہ آسمہ	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۳۱	اکبر علی صاحب ولد بنی بخش صاحب	جنگ	جنگ	مسماۃ عمری بنت آسمہ	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۳۲	مستری حسن محمد صاحب ولد غلام علی	جنگ	جنگ	مسماۃ ذاتی بنت آسمہ	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۳۳	اسد اللہ خان صاحب ولد نواز خان	جنگ	جنگ	فقیریا ولد جیوان	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۳۴	شیخ منور علی صاحب ولد شیخ نور محمد صاحب	جنگ	جنگ	حاکم ولد جیوان	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۳۵	محمد شہاب الدین صاحب ولد غلام محمدی	جنگ	جنگ	دلا ولد شرقو	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۳۶	اسماعیل معارف نواب صاحب ولد سوداگر	جنگ	جنگ	اہلیہ کالو	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۳۷	حافظ اللہ دتا صاحب ولد یعقوب علی	جنگ	جنگ	فقیریا ولد عمرا	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۳۸	جان محمد صاحب ولد گلاب	جنگ	جنگ	مولا بخش ولد کریم بخش	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۳۹	اسماعیل صاحب ولد رحیم بخش	جنگ	جنگ	وریام ولد علی گوہر	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۴۰	عائشہ بنت کمال	جنگ	جنگ	اللہ دین ولد کریم	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۴۱	اہلیہ حاکم	جنگ	جنگ	غلام ولد گوہر	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۴۲	ساریان ولد حاکم	جنگ	جنگ	نور الہی ولد حکم دین	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۴۳	احمد الدین ولد گل احمد	جنگ	جنگ	امیر بخش ولد دلو	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۴۴	مسماۃ عائشہ بنت کالو	جنگ	جنگ	جھنڈا ولد لیکٹر	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۴۵	مسماۃ سلطان بی بی بنت کمان	جنگ	جنگ	علی احمد ولد وزیر	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۴۶	مسماۃ مہتاب بی بی بنت رمضان	جنگ	جنگ	پیر اندتا ولد فتح دین	جنگ	جنگ	مہر الدین
۱۴۷		جنگ	جنگ	فتح الدین ولد اللہ دتا	جنگ	جنگ	مہر الدین

انوار الاسلام پریس قادیان میں بابو محمد افضل پریس پرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا ہے